CPL 61
روزنامہ
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 9- جون 2000ء - 5 ربیع الاول 1421 ہجری - 9- احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 129

اللہ کے فدائی

حضرت عامر بن ابی وقاصؓ جب اسلام لائے تو ان کی والدہ نے قسم کھالی کہ جب تک عامر اسلام کو نہیں چھوڑیں گے اس وقت تک وہ نہ سایہ میں بیٹھیں گی اور نہ کھانا کھائیں گی۔ مگر حضرت عامر اس پر قطعاً راضی نہ ہوئے اور ماں کی بے جا ضد سے تنگ آ کر حبشہ ہجرت کر گئے۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 97)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صفت ربوبیت

اللہ کی ایک صفت رب ہے یعنی پرورش کرنے اور تربیت کرنے والا۔ کیا روحانی اور کیا جسمانی دونو قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ نے ہی انسان میں رکھے ہیں۔ اگر قویٰ ہی نہ رکھے ہوتے تو انسان ترقی ہی کیسے کر سکتا۔ جسمانی ترقیات کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فضل و کرم اور انعام کے گیت گانے چاہئیں کہ اس نے قویٰ رکھے اور پھر ان میں ترقی کرنے کی طاقت بھی فطرتاً رکھ دی۔

صفت مالکیت

خدا مالک ہے جزا سزا کے دن کا۔ ایک رنگ میں اسی دنیا میں بھی جزا سزا ملتی ہے۔ ہم روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ چور چوری کرتا ہے۔ ایک روز نہ پکڑا جاوے گا دو روز نہ پکڑا جاوے گا آخر ایک روز پکڑا جائے گا اور زندان میں جائے گا اور اپنے کئے کی سزا بھگتے گا۔ یہی حال زانی، شراب خور اور طرح طرح کے فسق و فجور میں بے قید زندگی بسر کرنے والوں کا ہے کہ ایک خاص وقت تک خدا کی شان ستاری ان کی پردہ پوشی کرتی ہے۔ آخر وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور دکھوں میں مبتلا ہو کر ان کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور یہ اس اخروی دوزخ کی سزا کا نمونہ ہے۔ اسی طرح سے جو لوگ سرگرمی سے نیکی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی اور فرماں برداری ان کی زندگی کا اعلیٰ فرض ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ ان کی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا اور مقررہ وقت پر ان کی نیکی بھی پھل لاتی اور بار آور ہو کر دنیا میں ہی ان کے واسطے ایک نمونہ کے طور پر مثالی جنت حاصل کر دیتی ہے۔

غرض جتنے بھی بدیوں کا ارتکاب کرنے والے، فاسق، فاجر، شراب خور اور زانی ہیں۔ ان کو خدا کا اور روز جزا کا خیال آنا تو در کنار۔ اسی دنیا میں ہی اپنی صحت، تندرستی، عافیت اور اعلیٰ قویٰ کھو بیٹھتے ہیں اور پھر بڑی حسرت اور مایوسی سے ان کو زندگی کے دن پورے کرنے پڑتے ہیں۔ سل، دق، سکتہ اور رعشہ اور اور خطرناک امراض ان کے شامل حال ہو کر مرنے سے پہلے ہی مر رہتے اور آخر کار بے وقت اور قبل از وقت موت کا لقمہ بن جاتے ہیں۔

پس انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں۔ ان کا خیال کر کے اس کا شکریہ کرے

(ملفوظات جلد پنجم ص 641)

نماز سے لگاؤ

محبوب سے محبوب چیز بھی اگر صحابہ کی نماز میں خلل انداز ہوتی تو وہ ان کی نگاہ میں مبغوض ہو جاتی۔ ایک دن حضرت ابو طلحہ انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی چونکہ باغ بہت گھنا تھا اور کھجوروں کی شاخیں باہم ملی ہوئی تھیں۔ چڑیا ان میں پھنس گئی اور نکلنے کی راہ ڈھونڈنے لگی۔ ان کو باغ کی شادابی اور اس کی اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا اور اس کو تھوڑی دیر دیکھتے رہے۔ پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یہ یاد نہ آیا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ دل میں کہا۔ کہ اس باغ نے یہ فتنہ کیا ہے۔ فوراً حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس باغ کو صدقہ میں دیتا ہوں۔

اسی طرح ایک اور صحابی کے متعلق روایت ہے کہ وہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ فصل کا زمانہ تھا دیکھا تو کھجوریں پھل سے لدی ہوئی تھیں۔ ان کو دیکھ کر نماز سے توجہ ہٹ گئی اور بھول گئے کہ کس قدر رکعتیں پڑھی ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر سیدنا حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اس باغ کی وجہ سے میں فتنہ میں مبتلا ہوا ہوں۔ اس لئے اس باغ کو صدقہ دیتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے 50 ہزار پر اسے فروخت کر دیا۔

(مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ)

ہفتہ تربیت

(15- جون تا 21- جون 2000ء)

- افراد جماعت میں قیام نماز (بالخصوص نماز باجماعت) اور تلاوت قرآن کریم کے لئے وعظ و نصیحت اور تذکیر کا نظام مؤثر بنایا جائے۔
- جماعتوں میں درس، خطبات جمعہ اور تربیتی اجلاسات میں ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ نیز MTA سے بھی استفادہ کیا جائے۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عرفانِ حدیث نمبر 45

علم اور خشیت

حضرت ابو الدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا ایک وقت آئے گا کہ لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا۔ اور وہ کسی بات پر قدرت نہیں رکھیں گے۔ اس پر زیاد بن لبید انصاری نے کہا ہم سے علم کیسے چھینا جائے گا جبکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اور ہم یہ قرآن اپنی خواتین اور بچوں کو بھی سکھاتے رہیں گے۔

حضورؐ نے فرمایا اے زیاد میں تو تجھے اہل مدینہ کے عقلمندوں میں سے سمجھتا تھا۔ دیکھو تورات اور انجیل بھی تو یہود و نصاریٰ کے پاس موجود ہے مگر وہ ان کو کیا فائدہ دیتی ہیں۔

﴿جامع ترمذی کتاب العلم باب فی ذهاب العلم﴾

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

"ایک مضمون خشیت کا علم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس مضمون پر ابی الدرداء کی ایک روایت ہے جو ترمذی کتاب العلم باب ما جاء فی ذهاب العلم میں دی گئی ہے۔ حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپؐ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے فرمایا' ایسی گھڑی بھی آنے والی ہے جس میں علم لوگوں سے چھین لیا جائے گا' ایک ایسی گھڑی آئے گی کہ لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا۔ اب اگر اللہ علم چھین لے تو پھر کیا باقی رہ جاتا ہے۔ کسی انسان کا اختیار کیا ہے کہ وہ اس علم کو زبردستی چمٹے رہے۔ تو جب آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تو ساتھ فرمایا وہ اس میں سے کسی بات پر بھی قدرت نہیں رکھیں گے یعنی علم کے کسی پہلو پر بھی ان کو مقدرت نہیں ہوگی۔

یہ ایک بڑی تعجب والی بات تھی کہ ایسی گھڑی کیسے آ سکتی ہے کہ اللہ علم کو چھین لے جب کہ لوگ علم کو چمٹنا چاہیں اور علم کی حفاظت کرنا چاہیں۔ یہ ایک خیال زیادؓ بن لبید انصاری کے دل میں گزرا تو انہوں نے عرض کی ہم سے علم کیسے چھین لیا جائے گا جب کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اور ہم ضرور اسے پڑھتے رہیں گے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی ضرور پڑھائیں گے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے زیاد تیری ماں تجھے گم کر دے میں تو تجھے مدینے کے فقہاء میں سے سمجھا کرتا تھا۔ زیاد کے متعلق یہ بیان ان کی علمی شان اور تفقہ کو بھی ظاہر فرما رہا ہے اور یہ بھی کہہ رہا ہے کہ تم اس بات کو نہیں پا سکے جو میں نے بیان کی ہے۔ کتنے تعجب کی بات ہے اگر تم بھی نہیں سمجھو گے تو پھر باقی لوگ کیسے سمجھیں گے۔ ایک آدمی جو بہت فقیہہ ہو اور بہت سمجھ دار ہو وہ نہ سمجھے تو کہتے ہیں لو جی تم بھی نہیں سمجھتے تو پھر اور کیا سمجھیں گے۔ تو اس رنگ میں آپؐ نے فرمایا۔ اور ماں گم کر دے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی بد دعا ہے۔ یہ عرب محاورہ تھا کہ تیری ماں تجھے کھو دے یعنی ماں جب کھو دے تو اسے بہت تکلیف پہنچتی ہے تو شاید اس محاورے کا یہ مطلب ہو کہ تم ایسی بات کر رہے ہو کہ تمہارے پیاروں کو اس سے تکلیف ہو رہی ہے تو ایسی باتیں نہ کیا کرو کہ تم سے محبت کرنے والے محسوس کریں گویا انہوں نے تمہیں گم کر دیا ہے۔ بہرحال اس پر آپؐ نے فرمایا اے زیاد تری ماں تجھے کھو دے میں تو تجھے مدینے کے فقہاء میں شمار کرتا تھا اور آگے مثال کیسی عمدہ دی ہے دیکھو یہ تورات اور انجیل یہود و نصاریٰ کے پاس ہیں' وہ اس کا درس بھی دیتے ہیں' وہ پڑھتے بھی ہیں' بڑے بڑے مدارس جاری ہیں' بڑے بڑے فقہاء ان مدارس میں تقریریں کرتے ہیں مگر ان کو کیا فائدہ دیتی ہیں' کچھ بھی نہیں۔

تو آنحضور ﷺ نے جو دوسری احادیث میں مثال بیان فرمائی ہے کہ میری قوم پر بھی وہ وقت آ جائے گا جیسا یہود کی امت پر اور نصاریٰ کی امت پر مجھ سے پہلے آیا تھا اسی کا اشارہ فرما رہے ہیں۔ کیا چیز تھی جو ان کے دل میں نہیں رہی تھی۔ خوف خدا۔ جب خوف اٹھ جائے گا' خشیت جاتی رہے گی تو علم کی بھرمار ہو' طومار لگے ہوں وہ کچھ بھی اس قوم کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے جن کے دلوں سے خوف خدا اٹھ چکا ہو۔ زبیر کہتے ہیں میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ تم نے سنا ہے کہ تیرا بھائی ابو الدرداء کیا کہہ رہا ہے پھر میں نے ابو الدرداء کی یہ ساری روایت عبادہ بن صامت کو بتائی۔ عبادہ نے کہا ابو الدرداء نے سچ کہا ہے اگر تو پسند کرے تو میں تجھے وہ پہلا علم بتا دیتا ہوں جو لوگوں سے چھین لیا گیا یا چھین لیا جائے گا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ معلوم کر لو وہ علم کیا ہے جو چھین لیا جائے گا۔ فرمایا وہ خشوع ہے۔

اللہ کے حضور خشیت کے ساتھ جھک جانا' اس کے آگے خاک پہ بچھ جانا یہ وہ علم ہے جو قرآن کریم کی رو سے علم کہلاتا ہے۔ پھر کہتے ہیں وہ وقت آتا ہے کہ تو ایک جماعت کی مسجد مین داخل ہو گا تو اس میں ایک شخص بھی خشوع کرنے والا نہ پائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جس کا قرآن کریم کی اس آیت میں ذکر ہے (۔) کہ اللہ سے تو صرف اور صرف اس کے بندوں میں سے علماء ڈرتے ہیں۔ تو جو ڈرتے نہیں ہیں وہ علماء نہیں ہیں' علم نہیں چھینا گیا وہ خوف چھینا گیا جو علم کی روح ہے۔ کیسے لطیف انداز میں آنحضور ﷺ نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر فرمائی۔ ورنہ اب غیر علماء بھی ڈرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں مگر فرمایا علم ہے ہی خشوع کا دوسرا نام۔ جسے علم ہو اس کے دونوں پہلو ہونے لازم ہیں۔ اللہ کا بھی علم ہو اور اپنی ذات کا بھی علم ہو۔

یہ دنیاوی علماء مراد نہیں ہیں جنہوں نے عربی گرامریں پڑھی ہوں یا قرآن کریم کو مجلسوں میں پڑھا ہوا ہو ان سے یہ علم عطا نہیں ہوا کرتا۔ اللہ کے نزدیک علماء وہ ہیں جو ظاہری علوم نہ رکھنے کے باوجود باطنی طور پر سب سے بڑے عالم ہوں۔ اس پہلو سے آنحضرت ﷺ پر غور کر لو۔ آنحضور ﷺ نے کن مجلسوں میں تعلیم پائی تھی' کہاں مختلف زبانوں کے علوم حاصل کئے تھے' کہاں سائنس پڑھی تھی' کہاں دنیا کے عجائبات پر غور کیا' ان کو دیکھا' کچھ بھی نہیں۔ امّی تھے اور دنیا کے سب علماء سے بڑھ کر عالم اس لئے کہ اللہ کی خشیت تھی دل میں۔ اور خشیت کے نتیجے میں صرف خدا کا خوف اور اپنے نفس کی معرفت ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ وہ علوم عطا فرمایا کرتا ہے جو ہر زنگ اور بدی سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لئے واقعتہً آنحضرت ﷺ سب عالموں سے بڑھ کر عالم تھے۔ نہ آپؐ سے پہلے کوئی ایسا عالم گزرا' نہ آئندہ کبھی قیامت تک ایسا عالم پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کو پڑھ کر غور سے دیکھ لیں اس کثرت سے علوم کا بیان ہے جو پہلے گزر گئے تھے' جو بعد میں آنے والے تھے قیامت تک آنے والے علوم کا اور قیامت کے بعد ظاہر ہونے والے علوم کا' ازل کا علم ہے جو قرآن کریم میں ہے اور یہ کتاب آنحضرت ﷺ پر اتاری گئی کیونکہ اس آیت کا صحیح' کامل اطلاق آپؐ کی ذات پر ہوتا تھا کہ (۔) کہ اللہ سے تو صرف وہی ڈرتے ہیں جو اللہ کے نزدیک علماء ہوں اور علم کا دوسرا نام خشیت الٰہی ہے۔"

(الفضل 21 دسمبر 98ء)

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

غلام مصباح بلوچ صاحب

وہ آنسو جو خوف خدا سے گرتا ہے خدا کو بہت پسند ہے

خشیت الٰہی

انسانی پیدائش کا حقیقی مقصد عبادت الٰہی ہے جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر ہوا ہے یہی وہ ایک ذریعہ ہے جس کے نتیجہ میں آخرت میں کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔ پس جس انسان کو اپنی آخرت سنوارنے کی فکر ہوتی ہے اس کا دل عبادت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اور لحہ لحہ خشیت الٰہی میں لگا ہوتا ہے کہ اس کا رب اسے آخرت کے عذاب سے نجات دے دے' جب تک انسان خشیت الٰہی میں اپنا وقت صرف نہ کرے اسے وہ مقام نصیب نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں خشیت الٰہی کے مضمون کی اہمیت کو بیان کیا ہے وہاں اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے اقوال وافعال کے ذریعہ اپنی امت کو اس امر کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ خشیت الٰہی کے متعلق قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا جا چکا ہے جب ان کے سامنے اسے پڑھا جاتا ہے تو وہ کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے ماتھوں کے بل گر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب ہر ایک عیب سے پاک ہے اور یہ کہ ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہنے والا ہے اور جب وہ ماتھے کے بل گر جاتے ہیں تو روتے جاتے ہیں اور وہ (قرآن) ان کی فروتنی کو اور بھی بڑھاتا ہے (بنی اسرائیل 108 تا 110)

پھر اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ پس انہیں چاہئے کہ وہ ہنسیں تھوڑا اور گریہ وزاری زیادہ کریں۔ (توبہ۔82)

پھر سورۃ النجم میں فرماتا ہے۔

ترجمہ: کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم حیران کھڑے ہو (سو اٹھو) اور اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو۔ (النجم۔60 تا 63)

آنحضرت ﷺ کی احادیث

"سات قسم کے آدمی (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوں گے جب اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا 1۔ انصاف کرنے والا حکمران 2 وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پھولا پھلا 3 وہ انسان جس کا دل مساجد کے ساتھ معلق رہتا ہے..... ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔

(مسلم کتاب الزکوۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ

فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں اور دو اثروں سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے ایک آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے گرتا ہے اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں گرتا ہے۔"

(ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب ماجاء فی فضل المرابط

فرمایا:۔

"وہ انسان دوزخ میں داخل نہیں ہو گا جو اللہ کے خوف سے رو دیا۔ یہاں تک کہ دودھ پستانوں میں واپس آجائے اور اللہ کی راہ کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

(ترمذی کتاب الزھد باب ماجاء فی فضل البکاء من خشیۃ اللہ)

آنحضرت ﷺ اور خشیت الٰہی

خشیت الٰہی کے مضمون کو آنحضرت ﷺ نے سب سے بڑھ کر سمجھا کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سب سے زیادہ واقف اور عارف تھے۔ لوگ تو اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے سامنے زار وقطار روتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ معصوم عن الخطا تھے اس کے باوجود بھی آپ اللہ کے حضور شکر میں اپنے آنسو بہاتے تھے۔ آپ کی زندگی خشیت الٰہی میں آنسو بہانے کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

حضرت عبداللہ بن الشخیر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں گریہ وزاری کی وجہ سے آپ کی سسکیوں کی آواز اس طرح آرہی تھی جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو۔

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب البکاء فی الصلاۃ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ' میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو قرآن سناؤں حالانکہ یہ آپ پر نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ اس پر میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء تلاوت کی۔ تو آپ نے فرمایا بس کافی ہے۔ جب میں نے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول المقری للقاری)

صحابہ رضوان اللہ علیہم اور خشیت الٰہی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ دیا اور اس خطبہ جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا "جو کچھ میں جانتا ہوں اگر وہ تم جان لو تو تمہاری ہنسی کم ہو جائے گی اور تم رؤ گے بہت زیادہ۔" جب صحابہ نے یہ سنا تو انہوں نے اپنے چہرے ڈھانک لئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور ان کی سسکیوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ لاتسئلوا)

جب آخری عمر میں آنحضرت ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو اس وقت جب آپ کو نماز کی امامت کے لئے کہا گیا تو آپ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ امامت کروائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رقیق القلب انسان ہیں وہ اگر آپ کی جگہ کھڑے ہو جائیں تو حزن کی وجہ سے ان کی آواز اتنی بھرا جاتی ہے کہ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔

(بخاری کتاب الاذان باب اذا بکی الامام فی الصلاۃ)

ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے افطاری کے لئے کھانا رکھا گیا جب آپؓ روزہ کھولنے لگے تو جنگ احد کا زمانہ یاد آ گیا اور کہنے لگے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے جو مجھ سے بہتر تھے ان کی تو یہ حالت تھی کہ جب انہیں کفن دیا جانے لگا تو کفن اتنا چھوٹا تھا کہ جب ان کا سر ڈھانکا جاتا تو پیر ننگے ہو جاتے اور جب ان کے پاؤں کو ڈھانکا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا..... یہ سوچتے سوچتے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس قدر آنسو بہے کہ انہوں نے کھانا ترک کر دیا۔

(بخاری کتاب المغازی حالات غزوہ احد)

حضرت مسیح موعود کا پرمعارف کلام

فرمایا۔

"اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت وجبروت اور اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے تو وہ یقیناً دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ پس انسان اس سے دھوکہ نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آجائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے حضور اس کی خشیت سے متاثر ہو کر رونا دوزخ کو حرام کر دیتا ہے لیکن یہ گریہ وبکا نصیب نہیں ہوتا جب تک کہ خدا کو خدا اور اس کے رسول کو رسول نہ سمجھے اور اس کی سچی کتاب پر اطلاع نہ ہو نہ صرف اطلاع بلکہ ایمان۔

طبیب جیسے ایک مریض کو جلاب دیتا ہے اور اس کو ہلکے ہلکے دست آتے ہیں وہ مرض کو ضائع نہیں کرتے جب تک جگری دست نہ آویں جو اپنے ساتھ تمام مواد ردیہ اور فاسدہ کو لے کر نکلتے ہیں اور ہر قسم کی عفونتیں اور زہریں جنہوں نے مریض کو اندر ہی اندر مضمحل اور مضطرب کر رکھا تھا' ان کے ساتھ نکل جاتی ہیں تب اس کو شفا ہوتی ہے اسی طرح پر جگری گریہ وبکا آستانہ الوہیت پر ہر ایک قسم کی نفسانی گندگیوں اور مفسد مواد کو لے کر نکل جاتا ہے اور اس کو پاک و صاف بنا دیتا ہے۔ اہل اللہ کا ایک آنسو جو توبۃ النصوح کے وقت نکلتا ہے ہوا و ہوس کے بندے اور ریاکار اور ظلمتوں کے گرفتار کے ایک دریا بہا دینے سے افضل اور اعلیٰ ہے کیونکہ وہ خدا کے لئے ہے۔ اور یہ خلق کے یا اپنے نفس کے واسطے۔

اس بات کو کبھی اپنے دل سے محو نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کے حضور اخلاص اور راستبازی کی قدر ہے۔ تکلف اور بناوٹ اس کے حضور کچھ کام

باقی صفحہ 6 پر

مکرم اقبال سعید صاحب

محترم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب

میاں صاحب گوناگوں شخصیت کے مالک تھے۔ ان سے عقیدت رکھنے والے کسی نہ کسی پہلو پر ضرور روشنی ڈالیں گے۔ میں نے میاں صاحب کو کھیل کے میدان میں نہایت ہی قریب سے دیکھا ہے۔ اس لئے مجھے اس پہلو پر کچھ لکھنا ہے۔

1961ء میں عاجز کو ملازمت کی تلاش میں ربوہ آنا پڑا۔ میری خواہش تھی کہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں بطور ٹیچر ملازمت اختیار کروں۔ اس سے پہلے بندہ مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ لیکن ربوہ سے باہر ملازمت اختیار کرنا میرے تایا جان مکرم صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب کو پسند نہ تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر میاں صاحب کے پاس لے آئے۔

اس وقت مکرم میاں صاحب گراؤنڈ میں بازو والی کرسی (آرام کرسی) پر بیٹھے کرکٹ میچ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ شاید دوستانہ میچ تھا۔ اور کوئی ٹیم باہر سے آئی ہوئی تھی۔

میں گھبرا رہا تھا۔ کہ نامعلوم کس طرح کا میاں صاحب انٹرویو لیں۔ پسینہ چھوٹ رہا تھا۔

مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے۔ کرکٹ کھیلنی آتی ہے؟ میں نے مؤدبانہ جواب دیا "جی ہاں"

میں کہنا چاہتا تھا۔ کہ خاکسار گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں فاسٹ بالر تھا۔ لیکن کچھ کہنے کی نوبت ہی نہ آئی۔

انٹرویو "جی ہاں" پر ختم ہو گیا۔ اور ارشاد ہوا۔ کہ آپ یکم ستمبر1961ء سے سکول میں حاضر ہو جائیں۔ اور اپنی ٹیم کو سنبھالیں۔

ہماری مراد بر آئی۔ تایا جان خوش اور میں خوش۔ یکم ستمبر1961ء سے ملازمت کا آغاز ہوا۔ اور مجھے کرکٹ انچارج مقرر کر دیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے میں نے کھلاڑیوں کو جمع کیا اور کچھ ہدایات وغیرہ دیں۔ اور باقاعدہ پریکٹس شروع ہوئی۔

چنیوٹ سے یادگار مقابلہ

تاریخ وغیرہ تو یاد نہیں۔ اور نہ ہی سکول کا نام لیکن یہ ضرور یاد ہے۔ پنڈی بھٹیاں جانے والی سڑک پر ایک مشہور گراؤنڈ ہے۔ جو ریلوے پھاٹک سے ذرا پرے ہے۔ اور اب بھی ہے۔ وہاں کرکٹ کے زونل مقابلہ جات ہو رہے تھے۔ ہم نے بڑے زور شور سے کھیل کر فائنل میچ جیت لیا۔ ہمارے کھلاڑیوں کے چہروں پر رونق اور مسرت کے آثار تھے۔ اس وقت مکرم غلام مرتضیٰ صاحب پی۔ ٹی آئی بھی ساتھ تھے۔ ابھی ہم خوش ہو ہی رہے تھے۔ کہ پتھروں اور کنکریوں کی بارش شروع ہو گئی۔ پی۔ ٹی آئی صاحب نے فوراً اونچی آواز سے حکم دیا۔ کہ سب اڈہ بس کی طرف چلو۔ اور ہم سب کھیتوں میں بھاگتے ہوئے مکرم میاں صاحب کو اپنے جلو میں لئے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بس اڈہ پر پہنچ گئے اور پھر ربوہ بس سٹاپ پر پہنچ کر کھلاڑیوں اور طلباء کو یکجا کر کے خوشی سے نعرے لگائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ ہم سب حفاظت سے اور خیریت سے ربوہ پہنچ گئے تھے کھلاڑیوں میں جوش و خروش تھمنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ صبح اسمبلی کے دوران طلباء نے چھٹی کے لئے بہتیرا واویلا کیا۔ لیکن کچھ پیش نہ گئی۔ میاں صاحب کا حکم بجالانا ہی پڑا۔ اور پڑھائی دوبارہ شروع ہو گئی۔

جھنگ میں کرکٹ میچ

یہ شاید 1962ء کا زمانہ تھا۔ چنیوٹ سے جیت کر ہم ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے جھنگ پہنچ گئے۔ اور ہمارا فائنل مقابلہ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کی زبردست ٹیم کے ساتھ پڑا۔ اسلامیہ ہائی سکول کی کرکٹ ٹیم ہمیشہ ہی بڑی طاقتور ہوتی تھی۔ اور ربوہ کا اصل مدمقابل یہی سکول ہوتا تھا۔ دونوں ٹیمیں ایک دوسرے سے خم کھاتی تھیں۔

میدان میں ایمپائر صاحبان تشریف لائے۔ سیٹی بجی۔ اور دونوں ٹیمیں ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئیں۔ ان دنوں ون ڈے میچ کی طرح مقابلے ہوتے تھے۔ مدمقابل ٹیم 88 سکور بنا کر آؤٹ ہوئی۔ اب ہماری باری تھی۔ 30 پر پانچ کھلاڑی آؤٹ۔ مجھ سے تو میچ دیکھا نہ گیا۔ میں چپکے سے کھسکا۔ اور کمرے میں رضائی اوڑھ کر لیٹ گیا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ اور سسکیاں لے رہا تھا اس دوران زور زور سے نعروں کی آوازیں آنے لگیں۔ تو دل مزید بیٹھ گیا۔ اور غم سے دھک دھک کرنے لگا۔ اب مجھے یقین تھا کہ ہماری ٹیم ہار گئی ہے۔ سوائے رونے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ اچانک دروازہ زور سے کھلتا ہے مختلف طلباء معہ ٹیم اور میاں صاحب مسکراہٹوں اور قہقہوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔ میاں صاحب اونچی آواز سے کھلاڑیوں سے مخاطب ہو کر فرما رہے تھے۔ تمہارا انچارج کہاں ہیں؟ کیا تم کو ان کی کوئی خبر ہے؟ پھر خود ہی زور سے رضائی کھینچ کر ہنستے ہوئے کہتے ہیں۔ دیکھو! تمہارے انچارج صاحب یہاں آرام کر رہے ہیں۔ میرا رونے سے برا حال تھا۔ رخسار بھیگے ہوئے تھے۔ اور گھگی بندھی ہوئی تھی عجیب دلفریب مسکراہٹ اور پیارے انداز میں فرمانے لگے۔ مبارک ہو! ہم جیت گئے ہیں لیکن بغیر پائلٹ کے۔ یعنی بغیر انچارج کے اور میرا اب خوشی سے برا حال تھا۔ یہ کیفیت ناقابل بیان ہے۔ پھر میاں صاحب نے دلکش انداز میں فرمایا۔ لگتا تو یہی تھا۔ کہ ہم ہار جائیں گے۔ لیکن جب آٹھویں اور نویں نمبر پر کھلاڑی آئے۔ تو انہوں نے خوب چوکے لگائے۔ اور پانسہ ہمارے حق میں پلٹ گیا۔ پھر میرا خوب مذاق اڑایا گیا۔ جوں جوں میں نشانہ بنتا۔ مجھے اور زیادہ مسرت ہوتی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول زندہ باد۔ پھر جھنگ سے ہنڈے والی۔ اور یہاں سے بذریعہ چناب ربوہ پہنچے۔ تو طلباء کا بے پناہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔ اور سمندر میں کئی ندی نالے بھی شامل ہو گئے تھے۔ یعنی لوگ انہوں نے کسی کا لحاظ نہ کیا۔ سب سے پہلے میاں صاحب کو پھر مجھے کندھوں پر اٹھا لیا۔ آگے آگے کپ تھا۔ (اور بھی کئی کپ تھے) اور پیچھے پیچھے کندھوں پر سوار ہم۔ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی۔ طلباء اور کھلاڑیوں کے جلو میں جب ہم شہر میں سے گزرے۔ تو ہر آنکھ خوشی سے ہمیں دیکھ رہی تھی۔ اور ہم فاتح جرنیل کی طرح سر فخر سے اٹھائے قیادت کر رہے تھے۔ میاں صاحب کی آنکھوں میں بلا کی چمک تھی۔ اور رخسار سرخی مائل۔ کیوں خوش نہ ہوتے۔ فتح مند لوٹ کر آئے تھے۔

ایسے اور بھی کئی لمحات آئے۔

ایک دن میں نے ڈرتے ڈرتے سہمے سہمے پوچھ ہی لیا۔ کہ میاں صاحب آپ کو جمونی صاحب کیوں کہتے ہیں۔ زور زور سے ہنسنے لگے۔ بلکہ ہنسی ضبط نہ ہوتی تھی۔ کہنے لگے۔ آپ کو پنجابی کیوں کہتے ہیں۔ پھر مجھے سمجھ آ گئی۔ میاں صاحب جموں کے رہنے والے تھے۔ اور جموں میں کرکٹ ٹیم کے کپتان بھی رہے تھے۔

دوسرے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے برعکس میاں صاحب کرکٹ کے کھیل سے پوری طرف واقف تھے۔ بلکہ گگلی‘ سپن بال‘ لیگ بریک‘ L.B.W‘ نوبال‘ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ سب اصطلاحیں جانتے تھے۔ کبھی کبھی سٹاف اور طلبا کا میچ بھی ہوتا تھا۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔

کرکٹ سے میاں صاحب کو کتنی دلچسپی تھی۔ آپ کو یہ جان کر معلوم ہو جائے گا کہ سالانہ ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ جھنگ شروع ہونے سے پہلے آپ کرکٹ ٹیم سرگودھا یا فیصل آباد لے جاتے۔ اور یہ ٹور تقریباً ایک ہفتہ کا ہوتا تھا۔ تقریباً ہر روز کوئی نہ کوئی میچ کھیلا جاتا جس سے کھلاڑی خوب تیار ہو جاتے تھے۔ ان کی اخلاقی اور جسمانی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہو جاتی تھی۔ آپ نمازوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ کیا مجال جو کوئی کھلاڑی ادھر ادھر ہو۔ اب کرکٹ سے ہٹ کر۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ان کی شخصیت کے دوسرے پہلوؤں پر بھی مختصر سی روشنی ڈالوں۔

بظاہر میاں صاحب دبلے پتلے‘ ہلکے پھلکے انسان تھے۔ لیکن اپنی شخصیت کے لحاظ سے بھاری بھر کم۔

آنکھوں میں بلا کی ذہانت اور چمک۔ چہرہ سے قابلیت اور تمکنت کی غمازی مترشح تھی۔ پروقار۔ لیکن مختصر گفتگو۔ جس سے مخاطب لاجواب ہو جاتے۔ لباس نہایت سادہ‘ لیکن دل کو موہ لینے والا۔ یعنی قومی لباس سر پر جناح کیپ‘ سیاہ شیروانی اور شلوار قمیص عموماً سفید رنگ کا ہوتا تھا کیا مجال جو کہیں سلوٹ نظر آئے۔

نظم و ضبط اگر کسی سکول میں نہ ہو۔ تو اس کا کیا حال ہوتا ہے لیکن میاں صاحب بہترین منتظم تھے۔ گھر سے ایک چٹ تیار کر کے لاتے تھے۔ جس پر تمام دن کے پروگرام کی بریفنگ ہوتی تھی۔ اور میاں فیروز دین صاحب فرداً فرداً اساتذہ کرام کے کلاس میں جانے سے پہلے ان کے دستخط لے لیتے تھے۔ اور اسمبلی ختم ہوتے ہی تدریس شروع ہو جاتی تھی۔

سب سے پہلے اپنے دفتر میں انگلش اخبار اور پھر اردو اخبار کا مطالعہ گہری نظر سے کرتے۔ اور اہم خبروں پر نشان لگاتے میاں صاحب کے سٹاف کی بابت بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان کو نہایت ہی محنتی اور قابل اساتذہ کی ٹیم ملی تھی۔ جن کو میں نورتن کہا کرتا تھا۔

جب میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں۔ تو محو حیرت ہوتا ہوں کہ یہ سب کس قسم کے استاد تھے۔ جنہوں نے تن من دھن کی بازی لگائی ہوئی تھی اور بڑی محنت سے پڑھاتے تھے۔

ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ نورتن سٹاف میں پی ٹی آئی صاحب کیسے شامل ہو گئے۔ یہ بات بالکل عجوبہ تھی۔ یہ گتھی اس وقت سلجھی۔ جب مجھے ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔ رات کو جب دو بجے کا سماں ہوتا تو پی ٹی آئی صاحب نماز تہجد کی تیاری کرتے۔ اور نماز میں اونچی آواز سے روتے۔ اور گڑگڑاتے جیسے کوئی بچہ دودھ کے لئے بلکتا ہو اور ان کے سینے سے ڈھونکنی جیسی آواز نکلتی۔ اور میری جوانی کی نیند خراب ہو جاتی۔ بعض اوقات مجھے بھی نماز میں ساتھ دینے کا موقع مل جاتا۔

اس لئے میں ان کو رونے والا پی ٹی آئی کہہ کر پکارتا تھا۔ سارا دن سکول کا چکر لگاتے۔ کوئی لڑکا یا طالب علم کلاس سے باہر نظر نہیں آتا۔ قریباً 1500 سے اوپر طلبا کی تعداد تھی۔ لیکن اوقات مدرسہ میں کسی قسم کا شور و غل نہیں ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ پریڈ یا گھنٹی ختم ہونے پر بھی طلبا نہایت خاموشی سے قطاروں میں اپنی کلاسز بدلتے تھے۔

میاں صاحب کمال کے انسان تھے۔ ان کی یاد دیر تک دلوں سے محو نہیں ہو سکے گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میر قمر سلیمان احمد صاحب

ڈس لیکسیا DYSLEXIA

ایک بیماری جو سکول جانے والے بچوں کیلئے مشکلات پیدا کر دیتی ہے

روزنامہ ڈان کے ہفتہ وار رسالہ ریویو کی 2 تا 8 اپریل 98ء کی اشاعت میں dyslexia کے موضوع پر ایک تفصیلی مضمون شائع ہوا. جو اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ بہت سے والدین اپنے بچوں کے سکول کے نتائج سے مطمئن نہیں ہوتے اور پریشان رہتے ہیں۔ اس میں ایک ایسی بیماری پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے جو بعض بچوں میں سکول کے نصاب میں پیچھے رہنے کی وجہ ہو سکتی ہے۔ اس مضمون کا خلاصۃ" ترجمہ الفضل کے قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔

اس بیماری میں مبتلا بچے سکول میں خاصی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں اور گھر میں بھی والدین خاصے پریشان رہتے ہیں۔ لیکن اکثر اوقات اس بیماری کا علم نہ ہونے کے باعث بچوں کو سکول اور گھر میں اساتذہ' والدین اور ساتھی بچوں کی طرف سے نہایت نامناسب رویے کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اساتذہ انہیں سزا دیتے ہیں۔ ساتھی بچے بے وقوف سمجھتے ہیں اور والدین انہیں پڑھائی میں کمزور ہونے کی وجہ سے سخت ست کہتے ہیں۔ حالانکہ اس تمام صورت حال میں بچہ بے چارہ بے قصور ہوتا ہے وہ انسانی دماغ کے خلیات کی ایک ایسی بیماری کا شکار ہوتا ہے جسے dyslexia کہتے ہیں اور اس میں یہ خلیات اپنے باہمی روابط کو ٹھیک طرح سے ترتیب نہیں دے پاتے۔

بعض بچوں میں اس بیماری کی وجہ سے بعض مخصوص کام کرنے کی اہلیت کم ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ان میں سے بعض کی ذہانت نارمل بچوں سے اعلیٰ سطح کی ہوتی ہے۔ ان بچوں کی توجہ جلد تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ وہ کسی چیز کو اتنی تھوڑی دیر کے لئے دیکھتے ہیں کہ مکمل تصویر حاصل کرنے کی بجائے اس کا کچھ حصہ ہی ان کی توجہ جذب کرتا ہے چنانچہ کسی چیز کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کی صلاحیت ان میں مفقود ہوتی ہے۔

اسی طرح تعلیم حاصل کرتے وقت بعض بچے درست طور پر ریڈنگ نہیں کر سکتے یا املاء میں ہجے (Spellings) غلط کر جاتے ہیں۔ یا حساب کے سوال درست طور پر حل نہیں کر سکتے۔ اس بیماری کی کئی اقسام ہیں۔

بیماری کی اقسام

dyslexia= پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت میں کمی۔

(2)۔ ڈس گرافیا (dysgraphia)
الفاظ اور اعداد وغیرہ کو درست طور پر تحریر نہ کر سکنا۔

(3)۔ ڈس کیلکولیا (dyscalculia)
حساب کے آسان سوالات حل کرنے میں مشکل۔

(4)۔ ڈس میوزیکا (dysmusica)
موسیقی کے زیر و بم اور آوازوں میں پہچان کا فقدان۔

(5)۔ ڈس فیزیا (dysphasia)=
مخاطب کی بات سننے یا اپنی بات بیان کرنے میں مشکل۔

کلاس روم میں جب ایسے بچے استاد کے حسب منشاء کام نہیں کرتے تو انہیں ڈانٹ ڈپٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ساتھی بچے ان کا مذاق اڑاتے ہیں جس سے یہ بچے شدید احساس محرومی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور خود کو کمتر سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ ذہانت کے اعتبار سے یہ بچے نارمل یا اعلیٰ ذہانت کے حامل ہو سکتے ہیں اور دنیا کے بعض چوٹی کے سائنسدان بھی اس بیماری کا شکار رہے ہیں۔

ماہرین نے اس بیماری کی تحقیق میں اس کی وجوہات میں موروثی ہونا بھی شامل کر لیا ہے۔ یہ ایسی بیماری ہے جس کا علاج ممکن نہیں البتہ ایسے بچوں کو خصوصی تعلیم و تربیت سے اس قابل بنایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی اس کمزوری پر قابو پانے کے لئے متبادل طریق اختیار کر سکیں

پاکستان میں بھی اب اس بیماری کی شناخت اور بچوں کی راہ نمائی کے لئے بعض اچھے سکول کھولے گئے ہیں جن میں کراچی میں
Spell bound centre READ yslexics
اور Milestone نمایاں ہیں۔

عام طور پر ہر سکول کی کلاس میں ایک یا دو بچے اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے بچے کے dyslexic ہونے کے بارہ میں شک ہو تو درج ذیل رویوں کا مطالعہ کریں۔ لیکن یہ کوئی حتمی فہرست نہیں ہے۔

بچے کی علامات

1۔ بچہ بہت ہلتا جلتا ہے۔ ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ Hyperactive۔
2۔ اپنی توجہ کا مرکز بدلتا رہتا ہے۔ کسی چیز پر دیر تک توجہ مرکوز نہیں رکھ سکتا۔
3۔ جلد غصہ میں آجاتا ہے۔
4۔ ضدی ہے۔
5۔ یادداشت کمزور ہے۔
6۔ حروف تہجی کو ترتیب وار نہیں بتا سکتا۔
7۔ دی گئی ہدایات کو دو مرحلوں سے زیادہ یاد نہیں رکھ سکتا۔
8۔ آہستہ یا نامکمل گفتگو کرتا ہے۔
9۔ درست لفظ کو برمحل استعمال کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔
10۔ سمتوں یعنی دائیں۔ بائیں۔ اوپر۔ نیچے۔ آگے۔ پیچھے کے بارہ میں الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔
11۔ جسمانی طور پر کام اچھی طرح نہیں کر سکتا۔
12۔ کوئی چیز مثلاً گیند وغیرہ پھینکنے اور پکڑنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔
13۔ رسہ پھلانگنا اور چھلانگ لگانا جیسی ورزشوں میں توازن قائم نہیں کر سکتا۔
14۔ لکھنے۔ رنگ بھرنے اور کٹنگ وغیرہ کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔
15۔ دیگر بچوں سے گھلنے ملنے میں مشکل۔
16۔ لوگوں کے جذبات سمجھنے میں مشکل۔
17۔ کسی چھوٹے سے مسئلہ پر شدید رد عمل کا اظہار کرتا ہے۔
18۔ اپنی عمر سے کم عمر کے بچوں جیسا رویہ اپناتا ہے۔
19۔ مسلسل توجہ کا طالب رہتا ہے۔
20۔ کسی مسئلہ کی جزئیات میں پڑ کر مکمل مسئلہ کے سمجھنے میں دشواری۔

نظر رکھیں

سکول جانے والے بچوں میں درج ذیل امور پر نظر رکھیں۔
1۔ بلیک بورڈ سے پوری طرح نقل نہ کر سکنا۔
2۔ بے اعتدال
3۔ وقت کا احساس نہ کر سکنا۔
4۔ اکثر کام کو تکمیل تک نہ پہنچانا۔
5۔ زبانی کام یاد نہ رکھ سکنا۔
6۔ اعداد اور حروف کو الٹ پلٹ کر دینا۔
7۔ باقی بچوں کی نسبت کسی ایک یا زیادہ مضامین میں پیچھے رہ جانا۔
8۔ اپنے سے کم عمر کے بچوں جیسا رویہ۔
9۔ دوست بنانے یا کھیلوں میں شمولیت میں مشکلات۔
10۔ اپنے بارہ میں کمزور رائے رکھتا ہے۔
11۔ ضدی۔ غصیلا
12۔ کلاس میں دیگر بچوں کی چھیڑ خانی کا نشانہ بنا رہتا ہے۔

اس بیماری میں لڑکے لڑکیوں کی نسبت زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ اگر یہ بیماری دریافت ہو جائے تو اس صورت میں درج ذیل امور قابل توجہ ہیں۔

والدین کا کردار

ایسے بچوں کی راہ نمائی کے لئے والدین کا کردار بہت اہم ہے بچے کے بارہ میں تربیت یافتہ اساتذہ سے مشورہ کریں۔ آغاز ہی میں اس پر قابو پانے کی کوشش کی جائے تو مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے۔
1۔ بچے کی مثبت صلاحیتوں کو ابھاریں۔ اسے حوصلہ دیں اور صاف طور پر اس بیماری کی وضاحت کر کے اسے بتائیں کہ صبر کے ساتھ یہ مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے۔
2۔ اپنے دوسرے گھر والوں کو بھی اعتماد میں لیں اور بچے کی صلاحیتوں اور کمزوریوں کو قبول کریں۔
3۔ سکول کا کام کرنے اور دیگر تمام کاموں کے کرنے کے لئے اس میں نظم و ضبط پیدا کریں۔
4۔ چھوٹے موٹے کام سپرد کریں۔ لیکن ہدایات مختصر اور واضح ہوں۔
5۔ اس کی توجہ میں الجھاؤ پیدا نہ ہونے دیں۔
6۔ بچے کو اس کے اس رویہ سے آگاہ کریں جس کی آپ کو اس سے توقع ہے۔ اچھے اور برے رویہ کا فرق واضح کریں۔
7۔ اگر وہ ضد کرے تو اس کی بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ بعض اوقات ضد اور غصہ کی آڑ میں بچہ مدد کا طالب ہوتا ہے۔
8۔ والدین کے ایسے گروپس سے رابطہ رکھیں جو اسی مسئلہ کا شکار ہیں۔

اساتذہ کا کردار

اکثر اساتذہ ایسے بچوں کو بہتر بنانے کے بارہ میں معلومات چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ
1۔ بچے کی تعریف کریں۔
2۔ حوصلہ افزائی کریں۔
3۔ جس چیز میں وہ بچہ اچھا ہے اسے اجاگر کریں۔
4۔ ہوم ورک کم دیں (چھوٹے مضامین لکھنے کو دیں اور اہم حصے نشان زد کر دیں)۔
5۔ تحریری کام کے نمبر مواد پر دیں نہ کہ ہجوں (Spellings) پر۔
6۔ اگر ممکن ہو تو تحریری کی بجائے زبانی امتحان لیں۔
7۔ طویل الفاظ یاد کروانے کے لئے انہیں چھوٹے صوتی حصوں میں توڑ دیں۔
8۔ تلفظ کی درستگی میں بچوں کی مدد کریں۔
9۔ انہیں کلاس میں اپنی نظر کے سامنے آگے بٹھائیں۔
10۔ انہیں کتابیں کھول کر کام کرنے دیں۔
11۔ بلیک بورڈ پر اہم الفاظ صاف اور واضح لکھیں۔
12۔ بلیک بورڈ سے نقل کرنے کے لئے کافی وقت دیں۔
13۔ جائزہ لیں کہ بچہ حروف تہجی۔ دنوں کے نام اور مہینوں کے نام درست ترتیب میں بتا سکتا ہے۔
14۔ ایسے بچوں کو دوسرے بچوں کے سامنے اونچی آواز سے پڑھنے پر مجبور نہ کریں۔
15۔ کبھی مذاق نہ اڑائیں۔
16۔ تحریری کام کی ہر غلطی کو درست نہ کریں۔
17۔ ہجے یاد کرواتے وقت بیک وقت دو تین الفاظ سے زیادہ نہ دیں۔
18۔ اس سے کوئی تحریری کام دوبارہ نہ

کروائیں۔
19- دوسرے بچوں سے اس کا تقابل نہ کریں۔
20- اس کی املاء کی ضرورت سے زیادہ اصلاح نہ کریں۔

یاد رکھیں

یاد رکھیں کہ ایک dyslexic بچہ
1- دوسرے بچوں کی نسبت جلد تھک جاتا ہے کیونکہ اسے توجہ زیادہ مرکوز کرنی پڑتی ہے۔
2- ایک پیراگراف کو درست پڑھ بھی لے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اسے سمجھ بھی گیا ہے۔
3- اعداد و شمار سمجھنے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔ پہاڑے وغیرہ یاد نہیں رکھ سکتا۔ نیز ایسے مضامین سمجھنے میں مشکل محسوس کرتا ہے جس میں Symbols (علامات) زیادہ ہوں۔
4- مستقل مزاج نہیں ہوتا۔
5- لکھتے ہوئے کوئی لفظ دو دفعہ لکھ دیتا ہے یا کوئی لفظ چھوڑ دیتا ہے۔
6- ہر وقت بے یقینی کا شکار ہوتا ہے۔
7- کلاس میں اچھی طرح نوٹس تیار نہیں کر سکتا کیونکہ وہ بیک وقت سننے اور لکھنے پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتا۔
8- اگر کتاب یا بلیک بورڈ پر سے نظر ہٹالے تو وہ دوبارہ اسی جگہ نظر جمانے میں مشکل محسوس کرتا ہے۔
9- چونکہ آہستہ کام کرتا ہے اس لئے ہر وقت وقت کی کمی کے دباؤ کا شکار رہتا ہے۔

یہ کمزوری جو دماغی خلیوں کے آپس میں رابطہ کے مختلف ہونے سے پیدا ہوتی ہے learning disability (سیکھنے کی اہلیت میں کمی) کہلاتی ہے۔ لیکن یہ نتیجہ نکالنا کہ ہر بچہ جو کلاس میں نصاب میں کمزور ہے وہ اسی بیماری کا شکار ہے درست نہیں۔ کلاس میں باقی بچوں سے پیچھے رہ جانے کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے dyslexia کے علاوہ learning difference (سیکھنے کی استعداد کا فرق) بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ ہمارے یہاں نصاب تیار کرتے وقت بچوں کی عمر کا خیال رکھے بغیر ان پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔

بچوں میں سیکھنے کا مادہ چھوٹی عمر میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور مونٹیری کی سطح پر بچہ پی۔ ایچ۔ ڈی کی سطح سے بھی زیادہ سیکھتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے یہاں غلط نصاب مہیا کر کے بچے کو پریشان کر دیا جاتا ہے۔ ایک تین سالہ بچے کے لکھنے اور پڑھنے کے باریک عضلات (Fine Motor Muscles) ابھی زیر تکمیل ہوتے ہیں اور یہ عضلات چھ سال کی عمر تک مکمل ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے یہاں تین سال کے بچے کو لکھنا پڑھنا سکھانا شروع کر دیتے ہیں جس سے اس پر اپنی جسمانی صلاحیتوں سے زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے اور وہ نصاب میں پیچھے رہنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

برادرم محترم خواجہ سرفراز احمد مرحوم کے ساتھ ایک یادگار سفر

22- مئی 2000ء کو برادرم محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ کی وفات کی اچانک خبر سے خاکسار پر ایک سکتہ سا طاری ہو گیا ابھی چند دن پہلے 19- مئی کو سیالکوٹ جانے پر خاکسار کو برادرم محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت ضلع سیالکوٹ سے معلوم ہوا تھا کہ مرحوم ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے عازم لاہور ہوئے ہیں۔ ان کی وفات کی خبر طبیعت ماننے کے لئے تیار نہ تھی لیکن انتہائی اضطرار اور غم کی حالت میں حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اناللہ پڑھا اور ساتھ ہی دو شعر بھی زبان پر آ گئے۔

آہ خواجہ سرفراز آج ہم سے رخصت ہو گئے
اہل دنیا سے نکل کر اہل جنت ہو گئے

سال تیرہ سو اناسی اور دن سوموار کا
عازم خلد بریں در ماہ ہجرت ہو گئے

برادرم محترم خواجہ صاحب رشتہ میں میرے خالہ زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ محترمہ میری والدہ کی ماموں زاد بہن تھیں مگر دونوں میں حقیقی بہنوں کی سی محبت تھی۔ برادرم خواجہ صاحب بھی خاکسار سے حقیقی بھائیوں جیسی محبت رکھتے تھے شادی سے پہلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر غریب خانہ پر ہی قیام فرماتے جبکہ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں کوئی امتیازی طور پر آرام دہ جگہ نہ دی جا سکتی تھی۔ تاہم وہ مطمئن اور خوش باش رہتے۔

محترم خواجہ صاحب کی جماعتی خدمات جلیلہ اور ذاتی اوصاف حمیدہ بیان کرنے کے لئے تو ایک دفتر درکار ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ان کے بارے میں یہ فرما کر کہ ان کی خدمات آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں گویا کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔ اس وقت خاکسار کو ان کے ساتھ گذرا ہوا ایک سفر یاد آ رہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک قول کے مطابق انسان کے اصل اوصاف دوران سفر ظاہر ہوتے ہیں اور واقعی ان کی ہمسفری میں جو ان کے بعض اوصاف حمیدہ ظاہر ہوئے وہ ناقابل فراموش ہیں اور خاکسار اس مختصر تحریر میں انہی پر اکتفا کرے گا۔

1998ء کے جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کے لئے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے جن دو نمائندگان کو اعزاز بخشا اس میں بفضل خدا ہم دونوں بھائی ہی شامل تھے ہم دونوں کو اس مقدس سفر میں اکٹھا ہونے پر بے حد خوشی تھی/ ویزہ وغیرہ کے سلسلہ میں U.K کی ایمبیسی میں تو کوئی مشکل پیش نہ آئی البتہ جرمن ایمبیسی نے چھان بین کا سلسلہ شروع کر دیا ایک درجن کے قریب امیدواروں میں سے جرمن ایمبیسی کے عملہ نے مکرم خواجہ صاحب اور خاکسار کو انٹرویو کے لئے موقعہ دیا۔ مکرم خواجہ صاحب نے ایسے دلنشیں اور مدلل طریق سے ہمارا کیس پیش کیا کہ ارباب اختیار مطمئن ہو گئے اور بالآخر بفضل خدا ہم سب کو جرمنی کا ویزہ مل گیا۔ ہم دونوں کو 24 اور 25- جولائی کی درمیانی شب P.I.A کی فلائٹ کے ذریعہ لاہور ائرپورٹ سے روانہ ہونا تھا چنانچہ 24- کی شب محترم خواجہ صاحب کو ان کی لاہور کی قیام گاہ سے لیا اور ائرپورٹ پر پہنچ گئے حسب معمول خوش باش اور ہشاش بشاش تھے۔ ائرپورٹ پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ فلائٹ چھ گھنٹے لیٹ ہے اس طرح ہمیں ساری رات ائرپورٹ پر گذارنی پڑی لیکن محترم خواجہ صاحب کی موجودگی کی وجہ سے کسی تکلیف کا احساس نہ ہوا۔ ان کی دلچسپ، دلنشیں اور پر از معلومات گفتگو سے مسافر بہت محظوظ ہوئے اس گفتگو میں عالمی مسائل کے ساتھ ساتھ احمدیت کا تذکرہ بھی ہوتا رہا اور سننے والوں کی کئی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہوتا رہا غرض آٹھ نو گھنٹے کی صبر آزما گھڑیاں مکرم خواجہ صاحب کے حسن بیان سے آسان ہو گئیں۔

دوران سفر جہاز کے اندر جس مسافر سے گفتگو کرتے اس کو گرویدہ کر لیتے۔ ایک بوڑھی خاتون جو اکیلی سفر کر رہی تھی اور اس تشویش میں مبتلا تھی کہ لندن میں اس کے استقبال کے لئے کوئی عزیز نہ آیا تو وہ کیسے اپنی منزل پر پہنچے گی۔ مکرم خواجہ صاحب نے اس خاتون کی منزل کا ایڈریس دیکھا اور اسے تسلی دی کہ اگر آپ کے عزیز نہ آ سکے تو انشاء اللہ ہم آپ کو اس ایڈریس پر پہنچانے کا انتظام کریں گے وہ خاتون مطمئن ہو گئی اور بہت شکر گذاری کا اظہار کرتی رہی تاہم لندن پہنچنے پر ان کے عزیز و اقارب آ گئے اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے سرخرو فرما دیا۔

لندن کے ہیتھرو ائرپورٹ پر مکرم خواجہ صاحب کو اپنا سامان پہچاننے میں قدرے مشکل پیش آئی خاکسار ساتھ تھا ان کی کچھ مدد کرنے کا موقع ملا۔ ہمارے استقبال کے لئے جو احباب تشریف لائے ہوئے تھے ان میں خاکسار کا بیٹا فضل احمد طاہر بھی تھا ہمیں پہلے بیت الفضل کے قرب میں ایک قیام گاہ میں پہنچایا گیا جہاں مکرم خواجہ صاحب کے لئے ایک بہت ہی آرام دہ کمرہ ریزرو تھا۔ خاکسار کو عزیزم فضل احمد اپنے گھر لے گئے۔

دوسرے ہی دن ہم دونوں بھائی ایک دعوت میں حضور ایدہ اللہ کی سامنے والی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ مکرم خواجہ صاحب سے نہ رہا گیا اور دیوانہ وار لپک کر حضور انور کی خدمت میں پہنچ گئے اور مصافحہ اور دست بوسی کے بعد اپنی عینک اتاری اور حضور انور کا دست مبارک اپنی آنکھوں سے لگایا۔ اور بڑی خوشی کے عالم میں عرض کیا کہ خاکسار اور شبیر صاحب ہم دونوں حاضر ہو گئے ہیں حضور انور کے چہرہ مبارک سے بھی اپنے خادم سے گہری محبت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ عقیدت مندی اور قدردانی کا یہ منظر قابل دید تھا۔

یہ ہے اس تاریخی یادگار سفر کی مختصر روداد جو دل پر لازوال نقوش چھوڑ گئی ہے اور سلسلہ کے اس فدائی اور نڈر خادم کے لئے لحہ لحہ دعا کی تحریک کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم محترم خواجہ صاحب کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں درجات کی بلندی سے نوازتا رہے اور جملہ زخم خوردہ دلوں کو اپنے فضل و کرم کا مرہم عطا فرماتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

نہیں دے سکتی۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص 273-272)

گریہ وزاری کی اہمیت

"صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن تک رونا نہ آوے تو جانو کہ دل سخت ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت مگر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہنستے بہت ہیں۔ اب دیکھو کہ زمانہ کی کیا حالت ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہاتا رہے بلکہ جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی روتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھ کر خشوع اور خضوع سے دعا میں مشغول ہو اور بالکل عجز و نیاز سے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر پڑے تاکہ وہ اس آیت کے نیچے نہ آوے، جو بہت ہنستا ہے وہ مومن نہیں۔ اگر سارے دن کا نفس کا محاسبہ کیا جاوے تو معلوم ہو کہ ہنسی اور تمسخر کی میزان زیادہ ہے اور رونے کی بہت کم ہے۔ بلکہ اکثر جگہ بالکل ہی نہیں ہے۔ اب دیکھو کہ زندگی کس قدر غفلت میں گزر رہی ہے اور ایمان کی راہ کس قدر مشکل ہے گویا ایک طرح سے مرنا ہے اور اصل میں اسی کا نام ایمان ہے۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد سوم ص 456)

لونگ عربی میں قرنفل فارسی میں میخک اور انگریزی میں "Cloves" کہتے ہیں۔
لونگ کا درخت چھوٹے سے قد کا ہوتا ہے اس کے پتے لمبے، نوکیلے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ درخت کو نو برس کی عمر کے بعد پھول آتے ہیں۔ یہی پھول خشک کر کے بازار میں فروخت کرنے کے لئے بھیج دیئے جاتے ہیں۔ لونگ کا پھول آدھ انچ کے قریب لمبا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ اور ذائقہ بو تیز ہوتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

محترم مولوی محمد اشرف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ وفات پاگئے

○ محترم مولوی محمد اشرف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ حال 22/5 دارالبرکات ربوہ مورخہ 7- جون 2000ء بوقت ساڑھے چھ بجے شام بعمر 87 برس انتقال فرماگئے- اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو بطور معلم وقف جدید 13 سال تک خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق ملی-

اگلے روز صبح نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے جنازہ پڑھایا- بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی- آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ خدیجہ مسرت صاحبہ اور چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار ہیں- آپ کے ایک بیٹے محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ پاکستان ہیں جبکہ دوسرے بیٹے مکرم اکرم محمود صاحب یو بی ایل ربوہ، جماعت احمدیہ کے معروف شاعر ہیں-

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مولوی صاحب موصوف کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے (آمین)

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا افتخار احمد صاحب نگران مجالس انصار اللہ ضلع کراچی کی ہمشیرہ محترمہ رضیہ پروین صاحبہ بنت چوہدری اسلام الدین صاحب جنجوعہ (مرحوم) اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب اختر سیکرٹری اصلاح و ارشاد دارالرحمت وسطی (قصر ابیض) ربوہ بعمر 66 سال مورخہ 2000-6-2 کو بعارضہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں- موصوفہ مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ کی والدہ محترمہ تھیں- آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں-

آپ کی نماز جنازہ بیت المہدی میں بعد نماز ظہر مکرم عبدالماجد صدیقی صاحب نے پڑھائی- قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب نے دعا کروائی- مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ ایک عرصہ سے آئیوری کوسٹ میں ہیں- آپ کی عدم موجودگی میں پچھلے پانچ چھ ماہ میں ان کے خاندان میں یکے بعد دیگرے صدمات ہوئے ہیں- مکرم مربی صاحب کی خالہ اور ایک ممانی اور نانا جان اور اب والدہ محترمہ کی رحلت ہوگئی ہے-

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے- اور مکرم مربی صاحب اور دوسرے افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے- آمین

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے واقف زندگی سابق انچارج خلافت لائبریری تحریر فرماتے ہیں-

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم مولوی فضل الٰہی ارشد صاحب مورخہ 6- جون دس بجے کے قریب رحلت فرماگئے- آپ نے قریباً نوے سال عمر پائی پیدائشی احمدی تھے- اسی دن بعد نماز مغرب دارالیمن شرقی میں مکرم مولوی احمد علی صاحب فاضل بقاپوری نے نماز جنازہ پڑھائی تدفین عام قبرستان میں ہوئی- اور دعا خاکسار نے کروائی-

مرحوم حضرت مستری فضل الدین احمدی صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے- مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی- آپ بہت ہی مخلص- اور کم گو تھے قرآن مجید کی تدریس کا جذبہ بے حد تھا- آپ ماسٹر محمد حمید الدین صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے چھوٹے بھائی تھے-

آپ نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں احباب کی خدمت میں مرحوم بھائی کی مغفرت اور بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

درخواست دعا

○ مکرم صابر علی قریشی صاحب رچنا ٹاؤن گلاب دیوی ہسپتال میں داخل ہیں- اور شدید بیمار ہیں-

○ محترمہ نسیم الطاف صاحبہ اہلیہ محترم الطاف تنویر صاحب لاہور شدید بیمار ہیں اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل بھی رہی ہیں-

○ محترمہ منیرہ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم اقبال صاحب کئی دنوں سے یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں-

○ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب صدر حلقہ سبزہ زار لاہور کی اہلیہ محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں

○ مکرم شیخ نعیم احمد صاحب سمن آباد لاہور کی بیٹی قرۃ العین عمر 11 سال کو بچپن میں یرقان ہوگیا تھا- اب تک ٹھیک طرح سے چل نہیں سکتی اور نہ ہی باتیں کرتی ہے-

○ محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد رفیق اٹھوال صاحب عرصہ تین سال سے علیل ہیں-

ان سب کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے-

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سری لنکا میں بم دھماکہ-25 ہلاک

سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں پہلے نیشنل ہیروز ڈے کے موقع پر تامل باغیوں نے خودکش بم دھماکے کے ذریعے ایک وزیر سمیت 25- افراد کو ہلاک کر دیا ہے- پولیس ذرائع کے مطابق حملہ آور نے جسم سے دھماکہ خیز مواد باندھ رکھا تھا اور جب یہ وزیر صنعت سی وی گون رتنے کے پاس پہنچا جو ملک کے پہلے قومی ہیروز ڈے کے موقع پر تقریب کی قیادت کر رہے تھے تو دھماکہ ہوگیا- متعدد افراد زخمی ہوئے جن میں سے کئی کی حالت نازک ہے- تامل باغی خودکش بم دھماکوں کے ذریعے اب تک سری لنکا کے سیاسی رہنماؤں سمیت سینکڑوں افراد کو ہلاک کرچکے ہیں- سری لنکا کی صدر چندریکا کمارا تنگا گزشتہ ستمبر میں ایک خودکش بم دھماکہ میں بال بال بچی تھیں اور اس واقعہ میں ان کی آنکھ ضائع ہوگئی- تامل باغی علیحدگی کیلئے گزشتہ 28 برس سے لنکن حکومت کے ساتھ برسرپیکار ہیں-

سولومن میں حالات مزید خراب

جنوبی بحرالکاہل کے جزیرے سولومن میں حالات مزید خراب ہوگئے ہیں- ایک باغی گروپ کے ارکان نے دارالحکومت ہونیرا پر فائرنگ اور گولہ باری کرکے سو افراد کو ہلاک کر دیا ہے- سابق اپوزیشن لیڈر کے باغی گروپ نے گن بوٹ چرا کر اپنے مخالف باغی گروپ کے ٹھکانوں پر حملہ کر دیا- جس میں بہت سے افراد زخمی ہوگئے ہیں-

امریکہ نے دھمکی دے دی

امریکہ کے نائب صدر الگور نے دھمکی دی ہے کہ اگر روس اے بی ایم کے معاہدے میں ترمیم پر رضامند نہ ہوا تو روس کے ساتھ اینٹی بلاسٹک معاہدہ ختم کر دیا جائے گا- الگور نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اگر وہ صدر منتخب ہوگئے تو امریکیوں کی حفاظت کو یقینی بنائیں گے- جن میں 1972ء کا اے بی ایم معاہدہ ختم کرنا بھی شامل ہے-

تائیوان میں میزائل کے تجربے کا اعلان

تائیوان امریکی ساخت کے سٹینگر میزائل کا تجربہ کرے گا- تائیوان کے فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ تائیوان پی اے سی ٹو کا تجربہ کرنے کیلئے امریکہ سے پہلے ہی اجازت لے چکا ہے- یہ میزائل دشمن کی طرف سے چلائے گئے میزائلوں کو راستے ہی میں تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں- تائیوان کے ڈیفنس چیف نے کہا کہ تجربے کا مقصد تائیوان کی دفاعی صلاحیتوں کو بڑھانا ہے-

مسلمانوں اور سربوں کے درمیان جھڑپیں

کسوو کے ایک قصبے گردس منیشیا میں سرب باشندوں اور مسلمانوں کے درمیان جھڑپوں میں آٹھ افراد زخمی ہوگئے- یہ جھڑپیں قصبے کے ایک بازار میں دستی بموں کے دھماکوں کے بعد شروع ہوئیں-

ایتھوپیا کا قصبہ چھن گیا

ایتھوپیا اور اریٹریا میں شدید لڑائی جاری ہے اریٹریا نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے مغربی قصبے ٹیئی پر دوبارہ قبضہ کرکے ایتھوپیا کی افواج کو پیچھے دھکیل دیا ہے- شدید لڑائی کی وجہ سے ہزاروں لوگ متاثرہ علاقوں سے عارضی کیمپوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے ہیں-

فوج پرانی تاریخ نہ دہرائے

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمان واحد نے فوج سے کہا ہے کہ وہ اریان جایا میں لوگوں کے ساتھ سختی سے باز رہے انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فوجی آچے کی تاریخ اریان جایا میں نہ دہرائیں- جہاں فوج کو امن قائم کرنے کیلئے بھجوایا گیا تھا-

جرمنی میں ائرشو

جرمنی کے شہر برلن میں گرینڈ ائرشو شروع ہوگیا جس میں مختلف ماڈلز کے جدید مسافر بردار اور جنگی طیارے اور ہیلی کاپٹر پیش کیے جائیں گے- شو کا اہتمام دنیا کی بڑی بڑی طیارہ ساز کمپنیوں نے کیا ہے- شو یورپ کے کئی ممالک ہر سال کرتے ہیں- شو میں دنیا کے ڈیڑھ سو سے زیادہ ملکوں کے وفود شریک ہیں- دنیا بھر میں اس ائرشو کو کروڑوں ناظرین ذوق وشوق سے دیکھتے ہیں-

ایرانیوں کو ڈش دیکھنے کی اجازت دی جائے

ایران کی بااختیار سپریم سیکیورٹی کونسل کے سیکرٹری حسن روحانی نے مطالبہ کیا ہے کہ ایران میں سیٹلائٹ ٹیلی ویژن کی قانونی طور پر اجازت دے دی جائے- انہوں نے کہا کہ بیرونی دنیا کے لئے ایران کو اپنے دروازے کھولنے چاہئیں تاکہ ایرانی شہروں خصوصاً نوجوانوں کو جدید ترین رجحانات تک رسائی ممکن ہو سکے-

چین میں شدید بارشیں 38-ہلاک

چین کے صوبے سی چی یان میں شدید بارشوں کے باعث 38- افراد ہلاک اور 12 لاپتہ ہوگئے- سرکاری ذرائع کے مطابق زیادہ تر ہلاکتیں شدید بارشوں اور ژالہ باری کے باعث آنے والے سیلاب اور تودے گرنے کی وجہ سے ہوئیں-

الفضل خود خرید کر پڑھئے

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 8 جون۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 9۔جون۔ غروب آفتاب۔ 7-16
ہفتہ 10۔جون۔ طلوع فجر۔ 3-20
ہفتہ 10۔جون۔ طلوع آفتاب 5-00

مذاکرات ملتوی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی چھوٹے تاجروں سے طے شدہ ملاقات ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس بات کا اعلان فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر فضل الرحمان دتو نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں اسلام آباد سے ٹیلی فون پر ملاقات ملتوی کرنے کی اطلاع دی گئی۔ ملاقات کی نئی تاریخ اور وقت کے بارے میں بعد میں اطلاع دی جائے گی۔ لاہور سے کامرس رپورٹر کے مطابق ذمہ دار ذرائع کا کہنا ہے کہ چیف ایگزیکٹو ایران سے واپسی پر تاجروں سے مذاکرات کریں گے۔ فضل الرحمان دتو نے کہا کہ جلد ہی تاجروں اور چیف ایگزیکٹو کے مابین مذاکرات ہوں گے۔ اور مذاکرات کیلئے پورے ملک سے تاجروں کو مدعو کیا جائے گا۔ اس وفد میں لگ بھگ دو سو تاجر رہنما شامل ہونگے۔

بارھویں دن بھی شٹر ڈاؤن

ملک کے بڑے شہروں میں اہم مارکیٹیں بارھویں روز بھی ہڑتال کے باعث بند رہیں۔ لاہور میں اکبری منڈی' شاہ عالمی' برانڈرتھ روڈ' ہال روڈ' بیڈن روڈ' انارکلی' میکلوڈ روڈ' جیولرز مارکیٹیں' شوز میڈیسن مارکیٹیں اور اندرون لاہور کے بازار بند رہے۔ تھوک مارکیٹوں کی بندش سے تعمیراتی سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں۔ جبکہ پیداواری سرگرمیاں بند ہونے کی وجہ سے مزدوروں کی بڑی تعداد بے روزگار ہو گئی۔ راولپنڈی میں سروے ٹیموں کی آمد پر دکانداروں نے شٹر ڈاؤن کر دیئے۔ گوجرانوالہ میں تھوک فروش صبح کاروبار کر لیتے ہیں۔ ملتان کے مختلف علاقوں میں احتجاجی ریلیاں کی گئیں۔ پولیس نے 13 تاجر نمائندوں سمیت 150 تاجروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ سرگودھا میں ہڑتال کے ساتھ تاجروں نے دھرنا بھی دیا۔ پشاور کے گنجان آباد بازاروں میں تاجروں نے دکانیں بند کر کے سڑکوں پر ٹائر جلائے فیصل آباد کے بھوک ہڑتالی کیمپ میں مزید سات تاجر شریک ہوئے۔

چیف ایگزیکٹو کے آئین میں ترمیم کا اختیار تسلیم نہیں۔ سپریم کورٹ

چیف جسٹس آف پاکستان ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ پاکستان میں اعلیٰ عدلیہ انتظامیہ سے الگ ہے۔ اور یہ ہرگز حکومت کی اطاعت شعار نہیں ہے۔ چیف جسٹس واشنگٹن میں تین روزہ عالمی لاء کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کی آزادی کا مظہر حالیہ 12۔اکتوبر کے اقدام کے بارے میں فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیصلے میں واضح طور پر چیف ایگزیکٹو کے جاری کردہ پی سی او کے برعکس جس میں آئین میں تبدیلی کے بارے میں ان کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے' ایسا نہیں قرار دیا گیا۔ سپریم کورٹ نے ان کے اس دعویٰ کو تسلیم نہ کرتے ہوئے قرار دیا کہ چیف ایگزیکٹو مسلح افواج کو آئین کے عدلیہ کی آزادی وفاقیت اور پارلیمانی طرز حکومت اور اسلامی شقوں کے بارے میں اہم خدوخال تبدیل کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ فوج کی حکومتی امور میں طویل مداخلت اس ادارے کو سیاسی بنا دے گی جو قومی مفاد میں نہیں ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ عدالت نے پہلے لیگل آرڈر کے عبوری عرصے کیلئے معطلی پر عدالتی نظر ثانی کا حق محفوظ رکھا ہے جبکہ فیصلے میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ 1973ء کا آئین بدستور سپریم لاء رہے گا۔ تاہم ریاستی نظریہ ضرورت کے باعث اس کے بعض حصے معطل کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کانفرنس کو بتایا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کا چیف ایگزیکٹو کی سربراہی میں کابینہ نے خیر مقدم کیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عدالت کی طرف سے دیئے گئے عرصے میں جمہوریت کی بحالی اور اپنے ایجنڈے کی تکمیل چاہتے ہیں۔

نسیم حسن شاہ پر کفر اور توہین رسالت کا فتویٰ

سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ کے خمینی کے بارے میں اس بیان پر کہ وہ کسی پیغمبر سے کم نہیں' ان کے خلاف کفر اور توہین رسالت کا فتویٰ عائد کیا جا رہا ہے۔ مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ نسیم حسن شاہ نے کلمہ کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ تجدید ایمان کریں۔ جمیعت علمائے اسلام پنجاب کے امیر مولانا عبد اللہ آف بھکر' جمیعت علمائے اسلام صوبہ سرحد کے امیر مولانا عطاء الرحمان اور مولانا عبدالمجید ہزاروی نے شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ جسٹس نسیم حسن شاہ مرتد ہو گیا ہے۔ اور اس پر توبہ کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور اسلامی تعزیرات کے مطابق واجب القتل ہے اسے فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ مرکزی جمیعت اہل حدیث کے مرکزی نائب امیر مولانا یوسف انور نے کہا کہ یہ الفاظ گستاخانہ ہیں۔ جماعت اسلامی فیصل آباد کے امیر قاری اصغر نے کہا کہ یہ جملہ کفریہ ہے اور انہوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن مولانا ارشاد الحق اثری نے کہا کہ فی الفور معافی مانگیں۔ پاکستان علماء کونسل پنجاب کے صدر صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی نے کہا کہ اس بیان پر جسٹس (ر) نسیم حسن شاہ کے خلاف توہین رسالت ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ ان کو اور درباری ملاں عبدالقادر آزاد کو توبہ کر کے از سر نو کلمہ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کی تجدید کرنی چاہیئے۔ سپاہ صحابہ فیصل آباد کے 5 رہنماؤں نے کہا کہ یہ بیان کھلا کفر ہے ان کا دائرہ اسلام سے اخراج یقینی ہے ان کے خلاف 295 سی کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ سپاہ صحابہ کے مولانا خالد عمران نے کہا نسیم حسن شاہ اور مولانا آزاد دونوں مرتد ہو گئے ہیں۔

دسمبر میں بلدیاتی انتخابات ہونگے

وفاقی حکومت نے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو باقاعدہ آزاد اور خود مختار ادارہ قرار دینے کیلئے احکامات جاری کر دیئے۔ جن کے مطابق چیف الیکشن کمشنر کو فوری طور پر مالی آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ انہیں اپنے بجٹ کے معاملات پر مکمل کنٹرول حاصل ہو گا۔ انہیں الیکٹورل رولز ایکٹ کے تحت نئی انتخابی فہرستیں تیار کرانے کا اختیار ہو گا۔ ایک علیحدہ نوٹیفیکیشن کے تحت الیکشن کمیشن سے کہا گیا ہے کہ وہ اس سال دسمبر میں لوکل کونسلوں کے انتخابات کرائے اور کمیشن کے سیکرٹری اس ضمن میں ضروری اقدامات کریں۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ نئی انتخابی فہرستیں 1998ء کی مردم شماری کی بنیاد پر تیار کی جائیں گی۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی
تجارت کو فروغ دیں

کوچنگ فزکس
(B.Sc., F.Sc., 'O' Level)
رابطہ: گرین ماڈل سکول ربوہ۔ فون 212466
5 بجے تا 7 بجے شام

نصرت جہاں اکیڈمی کی چھٹیوں کے کام کی کاپی -/8 روپے فی عدد اور -/90 روپے درجن میں دستیاب ہے۔ نیز نہایت عمدہ اور سستے رجسٹر اور دستے بھی دستیاب ہیں۔
رؤف بک ڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 212297

نورس
جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

خوشخبری
اچار کے موسم میں خالص سرسوں کے تیل پر خصوصی رعایت۔
اب صرف 45 روپے فی لیٹر۔ اپنے قیمتی اچار کی تروتازگی کیلئے
ہمارا خالص سرسوں کا تیل اور اچار مصالحہ خریدنے کے لئے ہمارے
سیل پوائنٹ پر تشریف لائیں۔
محمد ابراہیم اینڈ سنز
1/16 دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

یرقان' نکسیر' لو لگنا
گرمی' لو لگنے' ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بداثرات کیلئے SUMMER TONIC (100 Tabs) Rs.20/-
نکسیر' ناک سے خون پھوٹنا گرمی یا معمولی چوٹ سے خون آنے لگے EPISTAXIS CURE (4 Caps) Rs.25/-
یرقان۔ جلد' آنکھوں اور پیشاب کی زردی' جگر کی خرابی کیلئے JAUNDICE CAPS (10 Caps) Rs.20/-
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

CPL 61

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔ اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا ابھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434